تاثرات

رابطۂ عالم اسلامی کا قیام مئی ۱۹۶۲ء میں سعودی حکومت کے خاص تعاون سے عمل میں آیا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد عالمِ اسلام کا اتحاد اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اس کے تنظیمی ڈھانچے کو دستور ساز کونسل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، جو عالمِ اسلامی کے اٹھاون ۵۸ ارکان پر مشتمل ہے۔ اس کا صدر مقام مکہ مکرمہ ہے۔ دستور ساز کونسل کی سفارشات کو عمل میں لانے کے لیے مختلف شعبے قائم کیے گئے ہیں، مثلاً کانفرنسوں کے انعقاد کا شعبہ مسلم اقلیتوں کا شعبہ، شعبۂ لائبریری اور تقسیمِ مطبوعات، شعبۂ ثقافتِ اسلامی، شعبۂ نشر و اشاعت و مطبوعات، شعبہ اسلامی رصدگاہ، اسلامی قوانین اور فقہ کا شعبہ، عام انتظامی شعبہ ـــ رابطۂ عالمِ اسلامی اب اقوامِ متحدہ کی اقتصادی و سماجی کونسل میں بھی مشاورتی حیثیت سے شامل ہوگیا ہے اور اقوامِ متحدہ میں رابطہ کا دفتر شعبۂ امورِ اسلامی، شعبۂ امورِ اقوامِ متحدہ اور شعبۂ انتظامیہ پر مشتمل ہے۔

رابطۂ عالمِ اسلامی کے ان شعبوں کی علمی، دینی، تبلیغی اور ثقافتی سرگرمیوں کا حلقہ بہت وسیع ہے، اب تک بہت سی کتابیں اور مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم بہت بڑی تعداد میں شائع ہو کر مفت تقسیم ہو چکے ہیں۔ گزشتہ ماہ یعنی ۶، ۷، ۸ جولائی ۱۹۷۸ء (۲۹، ۳۰ رجب، یکم شعبان ۱۳۹۸ھ) کو کراچی میں پہلی اسلامی ایشیائی کانفرنس کا انعقاد بھی رابطہ عالمِ اسلامی کی بھرپور تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد میں پاکستان کے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے جس عملی سرگرمی کا مظاہرہ کیا، وہ ہر لحاظ سے لائق تعریف ہے۔ یہ کانفرنس بڑی شاندار رہی۔ اس میں برِاعظم ایشیا کے دو سو پچاس ۲۵۰ مندوبین نے شرکت کی۔ اور افتتاحی اجلاس میں مختلف معاملات پر غور و خوض اور سفارشات تیار کرنے کے لیے چھ کمیٹیاں قائم کی گئیں جو حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ تبلیغِ اسلام، امورِ شریعت، امورِ مساجد اور حج کمیٹی۔ ۲۔ نشر و اشاعتِ قرآن و فروغِ عربی کمیٹی
۳۔ اسلامی ملکوں میں ذرائع ابلاغ کمیٹی۔ ۴۔ نوجوانوں کے ثقافتی امور اور تعلیمی معاملات کی کمیٹی
۵۔ مسلم اقلیتوں کے معاملات، مسجدِ اقصیٰ اور اسلام دشمن تحریکوں پر نگاہ رکھنے والی کمیٹی۔ ۶۔ تنظیم اور رابطے کی کمیٹی۔

ان کمیٹیوں کی سفارشات اور تجاویز کو مندوبین نے غور و خوض کا ہدف ٹھہرایا اور ان کے تمام پہلوؤں کو موضوعِ فکر بنایا۔ پھر متفقہ طور سے جو قراردادیں منظور کی گئیں وہ مسلمانوں کے لیے انتہائی حوصلہ افزا ہیں۔ ان

(باقی صفحہ ۵ پر)